سوال

(253)خطبہ سے مقصود کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ سے مقصود کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ سے بالذات صرف وعظ وتذکیر مقصود ہے۔ ویسے سورۂ جمعہ میں ہے : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (الجمعة : 9) اس آیت شریفہ میں ''ذکراللہ،، سے وعظ وتذکیر مراد ہے۔ جیسا کہ ابوہریرہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''«إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ» ، فتح الباری چھاپہ دہلی ص : 480 جلد : 1 میں ہے : ''والمراد به أى بالذكر فى الخطبة من الوعظ وغيرها،،

اور صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے : ''جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ : «أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟» قَالَ : لَا، قَالَ : «قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ،، فتح الباری 501/1 میں ہے : ''فى هذا الحديث من الفوائد أن للخطيب، أن يامر فى خطبة و ينهى ويبين الأحكام المحتاج إليها،، اھ اور صحیح مسلم : 283 جلد 1 میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے : ''قَالَ : «كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ»،، امام نووی اس حدیث کے شرح میں فرماتے ہیں : ''لَا يَصِحُّ الْخُطْبَتَانِ إِلَّا بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا وَالْوَعْظِ'' اور شوکانی نیل الاوطار میں 3 145 اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : '''اُسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الْقِرَاءَةِ وَالْوَعْظِ فِي الْخُطْبَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إلَى وُجُوبِ الْوَعْظِ وَقِرَاءَةِ آيَةٍ،، اور سنن ابی داوٗد مطبوعہ نولکشور 1 159 میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے : ''«أَنَّهُ كَانَ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِنَّمَا هِيَ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ،، 1ھ، شوکانی نیل الاوطار 3 145 میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : ''فيه أن الوعظ فى الخطبة مشروع،، اور صحیح مسلم 286/2 ام ہشام بنت حارثہ سے مروی ہے : '' «مَا حَفِظْتُ ق، إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ»،، 1ھ امام نووی (6 161) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : ''قال العلماء : سبب اختيار ق، أنها مشتملة على البعث والموت، والموعظة الشديد، والزواجر الأكيدة،، 1ھ.

اور مشکوۃ شریف ص : 117 میں ابوسعید خدری سے مروی ہے : ''قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج يَوْم الْفطر وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ الحديث متفق عليه،، اور ص : 118 میں جابر سے مروی ہے : ''عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ مَالَ وَمَضَى

إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ،، رواہ النسائی.

اورعلامہ ابن قیم زادالمعادچھاپہ نظام 1 121 میں فرماتے ہیں: ''وکان صلی اللہ علیہ وسلم یعلم أصحابہ فی خطبتہ قواعد الاسلام وخصائصہ،، : 1/111 میں فرماتے ہیں خصائص جمعہ کے بیان فرماتے ہیں: ''الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ: أَنَّ فِيهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي يُقْصَدُ بِهَا الثَّنَاءُ عَلَى اللَّهِ وَتَمْجِيدِهِ، وَالشَّهَادَةُ لَهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ، وَتَذْكِيرِ الْعِبَادِ بِأَيَّامِهِ، وَتَحْذِيرِهِمْ مِنْ بَأْسِهِ وَنِقْمَتِهِ، وَوَصِيَّتِهِمْ بِمَا يُقَرِّبُهُمْ إِلَيْهِ وَإِلَى جِنَانِهِ، وَنَهْيِهِمْ عَمَّا يُقَرِّبُهُمْ مِنْ سُخْطِهِ وَنَارِهِ، فَهَذَا هُوَ مَقْصُودُ الْخُطْبَةِ وَالِاجْتِمَاعِ لَهَا 1ھ.

اورفتح القدیر شرح ہدایہ چھاپھ نولکشورا1 26 میں ہے: ''یحمداللہ فی الأولی، ویشھد ویصلی علیہ علیہ السلام والصلوۃ ویعظ الناس،، 1ھ اورص: 260 میں ہے: ''قولہ: لحصول المقصود، وہو الذکر والموعظۃ،، 1ھ. اور ردالمختارچھاپہ دہلی 1 759 میں ہے: ''قولہ: ویبدء أی قبل الخطبۃ الأولی بالتعوذ سرا، ثم یحمداللہ تعالی والثناء علیہ والشھادتین والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظۃ والتذکیر،، 1ھ

اورجامع الرموز شرح مختصرالوقایہ چھاپہ محمدی دہلی ص: 181 جزء اول میں ہے: ''فیبدء بالتعوذ سراً، ثم یحمداللہ، ثم یأتی بالشھادتین، ثم یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم، یعظ الناس،، 1ھ. اوربرجندی شرح مختصرالوقایہ چھاپہ نولکشورا1 172 میں ہے: ''ویخطب خطبتین بحمدفی الأولی ویتشھد ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویعظ الناس،، 1ھ اوراسی صفحہ میں ہے: ''وفی شرح الطحاوی السنۃ فی الخطبۃ، أن یحمداللہ ویثنی علیہ ویعظ الناس،، 1ھ.

اورفتاویٰ قاضی خاں چھاپہ نولکشور1 88 میں ہے: ''قال بعضھم: ماذاالخطیب فی حمداللہ تعالی والثناء علیہ والوعظ للناس، فعلیھم الإستماع والانصات،، 1ھ اورفتاوی سراجیہ چھاپہ نولکشور برحاشیہ قاضی خان 1 103 میں ہے: ''لوخطب بالفارسیۃ یجوز،، اور سفرالسعادات اوراس کی شرح مطبوعہ کلکتہ ص: 267 میں ہے: ''ودرخطبہ قواعد اسلام رابیان فرمودے ومہمات دین راتعلیم کردے وبذکرموت وتزہید دردنیا وترغیب درآخرت تذکیر نمودی،، 1ھ اورص: 260 میں خصائص جمعہ کے بیان میں ہے: ''خاصیت سی ودوم اختصاص ایں روزاست باجتماع مومنان براں وعظ وتذکیر بطریق وجوب،، 1ھ:

اورمولانا صدیق محمد حسن خاں دلیل الطالب ص: 374 میں فرماتے ہیں: ''اعلم أنَّ الخطبۃ المشروعۃ ہی ماکان یعتادہ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - من ترغیب الناس وترہیبھم، فھذافی الحقیقۃ ہو روح الخطبۃ الذي لأجلہ شُرِعت

وأما اشتراط الحمدللہ، أوالصلاۃ علی رسول اللہ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، أوقراءۃ شیء من القرآن فجمیعہ خارج عن معظم المقصود، من شرعیۃ الخطبۃ، واتفاق مِثل ذلک فی خُطبہ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، لایدلّ علی أنّہ مقصود متحتم، وشرط لازم، ولایشکّ منصف أنّ معظم المقصود ہوالوعظ دون مایقع قبلہ من الحمد والصلاۃ علیہ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -. وقدکان عرف العرب المستمرأنّ أحدہم إذاأرادأن یقوم مقاماً ویقول مقالاً، شرع بالثناء علی اللہ والصلاۃ علی رسولہ، وماأحسن ہذاوأولاہ! ولکن لیس ہوالمقصود، بل المقصود مابعدہ

والوعظ فی خطبۃ الجمعۃ ہوالذي إلیہ یُساق الحدیث، فإذافعلہ الخطیب فقدفَعل الفِعل المشروع، إلاأنّہ إذاقدّم الثناء علی اللہ، [والصلاۃ] علی رسولہ، أواستطرد فی وعظہ القوارع القرآنیۃ کان أتم وأحسن، ، 1ھ اوربدورالأہلہ ص: 72 میں فرماتے ہیں: ''وخطبہ مجرد موعظت است کہ بدان عباداللہ اندارکند،، 1ھ اوربھی اسی صفحہ میں ہے: ''وخطہ نبی مشتمل برحمد وصلوۃ فی بودووایں استفتاح خطبہ مقصود ومقدمہ از مقدماتش باشد ومقصود بالذات وعظ وتذکیراست نہ حمد وصلوۃ حاصل آنکہ روح خطبہ موعظہ حسنہ است از قرآن باشدیا غیرآں،، اھ اورنہج المقبول من شرائع الرسول میں ہے: ''خطبہ مجرد وعظ است،، اورعرف الحادی من جنان ہدی الھادی ص 43 میں ہے: ''ومعظم مقصود وخطبہ وعظ است بہ ترغیب وترغیب،،۔

ھذا ماعندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ